روزنامہ الفضل
ٹیلی فون نمبر 213029 C.F:L 61
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
بدھ 6 نومبر 2002ء 1423 ہجری- 6 نبوت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 254

خیر طلب کرنے کی جامع دعا

حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ جامع دعا سکھائی- اے اللہ ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے مانگی- اور ان تمام باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی- تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے- پس تیرے تک دعا کا پہنچانا لازم ہے- اور سب قدرت اور طاقت تجھے ہی ہے-

(جامع ترمذی- کتاب الدعوات حدیث نمبر 3443)

قرآن کریم میں ایسے مضامین ہیں جو دلوں میں تبدیلی پیدا کرنے والے ہیں- (حضرت مصلح موعود)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع

خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی بحالی صحت کی رفتار تسلی بخش ہے

دل کی کیفیت اور چھاتی کی حالت بہتر ہے فزیوتھراپی بھی شروع کر دی گئی ہے

(مرسلہ : محترم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں مورخہ 4-اکتوبر 2002ء کی رپورٹ کے مطابق صبح 30-9 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہسپتال کے پرائیویٹ کمرے میں شفٹ کر دیا گیا- رات آرام سے گزری صبح ہلکا ناشتہ لیا اور دو گھنٹہ تک کرسی پر تشریف فرما رہے- نیز کچھ دیر سہارے کے ساتھ ہسپتال کے کاریڈور میں چلتے رہے- کمزوری ابھی کافی زیادہ ہے جس کی وجہ سے بے چینی بھی زیادہ ہو جاتی ہے-

ڈاکٹر صاحبان کی رائے میں آپریشن کے بعد بحالی صحت کی رفتار تسلی بخش ہے- دل کی کیفیت بھی تسلی بخش ہے- بلڈ پریشر اور بلڈ شوگر کنٹرول میں ہیں- الحمد للہ- چھاتی کی حالت بھی بہتر ہو رہی ہے گو کسی قدر کھانسی کی شکایت ہے-

فزیوتھراپی بھی شروع کی گئی ہے- جس سے انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ صحت پر بہتر اثر پڑے گا- احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت والی لمبی زندگی کیلئے دعاؤں' صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں- اللہ تعالیٰ ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمائے- آمین

ہفت افلاک پہ جانے والی ہوک سینے سے اٹھا کر دیکھیں
اس مجیب اور سمیع کو اپنی بھیگی فریاد سنا کر دیکھیں

وقف عارضی کی ضرورت
اور اس کے فوائد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:-

''عارضی وقف کی ضرورت بہت ہے- بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افراد جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی [illegible] تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے- اور ہم صرف ان کی آواز سنتے رہا کریں- یا بیٹھے حقہ پیتے رہا کریں حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہئے اور یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کیلئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے اور اس میں بڑی سہولت رکھی ہے یہ درست ہے کہ جماعت کے سارے افراد اس میں حصہ نہیں لے سکتے کیونکہ اس سلسلہ میں جو کچھ بھی کرنا ہے اپنے خرچ پر کرنا ہے- جب بھی فرصت ہو اپنے گھروں سے نکلیں اور اس سکیم کے ماتحت کام کریں- اس کے بہت فوائد ہیں- جو لوگ شہر میں رہتے ہیں اور انہوں نے شہروں میں سارا وقت گزار کر اپنی صحتیں خراب کر لی ہیں وہ دیہات میں سال میں دو ہفتے چار ہفتے پانچ ہفتے چھ ہفتے گزار کر اپنی ان صحتوں کو ٹھیک کر لیں گے- غلط غذاؤں کی بجائے جو انہیں کھانے کی عادت پڑ گئی ہے انہیں سادہ غذا میسر آئے گی پھر شہروں کی گندی اور مضر ہوا کی بجائے صاف ہوا ملے گی- پھر کام کرنے کا شوق بھی پیدا ہوگا- غرض اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی ہیں جماعت کو اس سے بڑا فائدہ ہے اس کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے اور امراء اضلاع کو اسے بڑی اہمیت دینی چاہئے اور پورا زور لگا کر دوستوں کو اس کام کیلئے تیار کرنا چاہئے-''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1966ء ص 14-15)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1947ء ⑥

یکم	ستمبر	حضور نے جودھامل بلڈنگ لاہور میں صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی بنیاد رکھی حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا۔ اور جودھامل بلڈنگ کی نچلی منزل میں مختلف نظارتوں کے دفاتر جاری کر دیئے گئے۔ صدر انجمن احمدیہ کے قیام کا ریڈیو پاکستان اور پریس سے اعلان کر دیا گیا انجمن کے عہدیداروں کا آغاز میں روزانہ اجلاس منعقد ہوتا تھا۔ نیز دارالضیافت بھی جاری کر دیا گیا۔ جس کے ناظر ملک سیف الرحمٰن صاحب تھے۔
2	ستمبر	جمعدار محمد اشرف صاحب کو ٹھیالی گاؤں میں شہید کر دیا گیا۔
3	ستمبر	لوائے احمدیت پاکستان منتقل کیا گیا۔ یہ بکس مرزا عبدالغنی صاحب لے کر آئے۔
4	ستمبر	حضرت مولوی رحیم الدین صاحب بجنور رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات عمر 87 سال
4	ستمبر	قادیان کے مشرقی جانب کے مختلف دیہات میں پولیس نے 7 احمدی شہید کر دیئے۔
5	ستمبر	حضور نے پاکستان میں پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے ابتدائی سات خطبات جمعہ دہلی دروازہ کی بیت الذکر میں ارشاد فرمائے۔ 24 اکتوبر سے رتن باغ میں نماز جمعہ کا انتظام کیا گیا جو اکتوبر 48ء تک جاری رہا۔
6	ستمبر	حضرت محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود فسادات کے دوران اہلیہ سمیت شہید کر دیئے گئے۔
6	ستمبر	حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جس میں مہاجرین کی آباد کاری کے لئے حکومت کے سامنے نہایت اہم تجاویز رکھیں۔
6	ستمبر	قادیان کے جنوبی جانب مراد پورہ گاؤں میں میاں علم الدین صاحب شہید کر دیئے گئے۔
	ستمبر	قادیان کی صورت حال سے جماعتوں کو باخبر رکھنے کے لئے شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور روزانہ شام کے سوا آٹھ بجے ریڈیو سے قادیان کی خبریں نشر کرتے رہے۔
7	ستمبر	حضرت مصلح موعود نے ہنگامی مجلس شوریٰ طلب فرمائی۔ جو رتن باغ لاہور میں منعقد ہوئی۔ 150 نمائندگان شریک ہوئے۔ حضور نے 5 گھنٹے خطاب فرمایا۔ حضور نے پاکستان میں احمدیہ مرکز کی سکیم پیش فرمائی اور تحریک فرمائی کہ جماعت اس مقصد کیلئے 5 لاکھ روپے فراہم کرے۔
7	ستمبر	قادیان کے تین احمدی نوجوانوں کو بٹالہ میں گرفتار کر لیا گیا اور ان کے موٹر سائیکل چھین لئے گئے۔
8	ستمبر	حضور کے ارشاد پر شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی تفسیر القرآن انگریزی کے چھپے ہوئے فرمے لے کر قادیان سے لاہور پہنچے۔ جلد بندی کے لئے کشمیر آرٹ پریس کو دے دئے گئے اور شروع 48ء سے ان کی فروخت شروع ہو گئی۔

غزل

ہر گام ایک رہرو رفتہ دکھائی دے
ہر نقش پا میں ایک سراپا دکھائی دے

جلوہ نمائی اس کو گوارا نہیں مگر
پردہ کرے وہ ایسا کہ گویا دکھائی دے

اے کاش مجھ میں ایسے سما جائے تو کہ پھر
دیکھوں جدھر ترا ہی سراپا دکھائی دے

تم کو بتا دیا ہے یہ کس سادہ لوح نے
اچھا کہو اسے کہ جو اچھا دکھائی دے

دیکھے کوئی جو دیدۂ عبرت نگاہ سے
اس کو چمن چمن میں بھی صحرا دکھائی دے

مانگے ہے وہ بھی رفعت فکرونظر کی داد
جس کو زمیں ہی عرش معلی دکھائی دے

یارب ہوں ختم کور نگاہی کے سلسلے
یارب کہیں تو دیدۂ بینا دکھائی دے

ہر ایک ہے مآل تمنا سے بے خبر
پھر بھی ہر ایک محو تمنا دکھائی دے

کیوں چھپ رہا ہے میری نظر سے مرے حبیب
دی ہے نگاہ شوق تو پھر آ ' دکھائی دے

دیرینہ آشنا بھی یہ کہتے ہیں دیکھ کر
جانے یہ کون ہے کہ جو دیکھا دکھائی دے

قائل ہوں میں اگر تو فقط اس نگاہ کا
قطرہ میں جس نگاہ کو دریا دکھائی دے

محمود کر گیا تھا جو منزل سے آشنا
اے کاش پھر وہ نقش کف پا دکھائی دے

ڈاکٹر محمود الحسن

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

تبرکات

رمضان کا مہینہ نفس کو پاک کرنے کے لئے خاص اثر رکھتا ہے

جماعت کے احباب اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں

از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

رمضان کا مبارک مہینہ قریب آ رہا ہے- بلکہ شاید اس مضمون کے شائع ہونے تک وہ شروع ہو چکا ہو- یہ مہینہ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے- ایک خاص مبارک مہینہ ہے- جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے- میں اس مہینہ میں اپنے بندوں کے بہت زیادہ قریب ہو جاتا ہوں- اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس مہینے میں خصوصیت سے عبادت اور ذکر الٰہی پر زور دیا جاتا ہے- کیونکہ علاوہ روزوں کے جو خود اپنے اندر ایک نہایت درجہ مبارک عبادت کا رنگ رکھتے ہیں- رمضان کے مہینہ میں نوافل اور قرآن خوانی - اور دعاؤں اور دیگر رنگ میں ذکر الٰہی پر خاص زور دیا جاتا ہے- جس کی وجہ سے اس مہینے کو اللہ تعالیٰ کی نظر میں بڑی برکت اور فضیلت حاصل ہے-

پس سب سے پہلے تو میں احباب سے یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس مہینے کی حقیقت سمجھنے کی کوشش کریں- اور اس حقیقت کو سمجھ کر ان مبارک ایام کو اس رنگ میں گزاریں جس رنگ میں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا منشاء ہے- کہ انہیں گزارا جائے- یعنی

اول سوائے اس کے کسی شخص کو کوئی شرعی عذر ہو- سارے مہینے کے روزے پورے کئے جائیں اور روزہ رکھنے میں روزے کی اس مبارک حقیقت کو مدنظر رکھا جائے- جو دین نے بیان کی ہے- تا کہ روزہ صرف بھوکے اور پیاسے رہنے تک محدود نہ ہو- بلکہ ایک زندہ روحانی حقیقت اختیار کرے-

دوسرے یہ کہ رمضان کے مہینے میں تراویح کی نماز کو باالتزام ادا کیا جائے- جس کے لئے بہتر وقت تو سحری کا ہے- مگر بطریق تنزل نماز عشاء کے بعد بھی وہ ادا کی جاسکتی ہے-

تیسرے یہ کہ اس مہینے میں تلاوت قرآن مجید پر خاص زور دیا جائے- اور اس بات کی خاص کوشش کی جائے- کہ کم از کم ایک دور گھر پر مکمل ہو جائے-

چوتھے یہ کہ رمضان کے مہینے میں دعاؤں پر خاص طور پر زور دیا جائے- دعا علاوہ ایک اعلیٰ درجہ کی عبادت ہونے کے حصول مطالب کے لئے بھی ایک بہترین ذریعہ ہے دعاؤں میں سب سے مقدم احمدیت کی ترقی کے سوال کو رکھنا چاہئے- اس کے بعد ذاتی دعائیں بھی کی جائیں-

پنجم یہ کہ اس مہینے میں خاص طور پر صدقہ وخیرات پر زور دینا چاہئے- کیونکہ صدقہ وخیرات کو رد بلا اور حصول ترقیات میں بہت بڑا دخل حاصل ہے-

میں امید کرتا ہوں کہ اگر ہمارے دوست رمضان کے مبارک مہینے میں مندرجہ بالا پانچ باتوں کا خیال رکھیں- اور رسم کے طور پر نہیں بلکہ دل کے اخلاص اور خشوع کے ساتھ ان باتوں کو اختیار کریں- تو وہ انشاء اللہ تعالیٰ عظیم الشان روحانی فوائد سے متمتع ہو سکتے ہیں-

ایک کمزوری دور کرنے کا عہد

اس کے علاوہ میں اس سال پھر وہ تحریک کرنا چاہتا ہوں جو میں بعض گزشتہ سالوں میں کرتا رہا ہوں- اور وہ یہ ہے کہ ہمارے دوست اس رمضان کے مہینے میں اپنی کسی ایک کمزوری کو مدنظر رکھ کر اسے دور کرنے اور اس سے مجتنب رہنے کا خدا کے ساتھ پختہ عہد باندھیں- تا کہ جب رمضان ختم ہو- تو وہ کم از کم اپنے ایک نقص سے کلی طور پر پاک ہو چکے ہوں-

یہ تحریک حضرت مسیح موعود نے فرمائی تھی- اور خدا کے فضل سے تطہیر نفس کے لئے بہت مفید اور بابرکت ہے-

چونکہ بعض دوست اپنے نفس کے محاسبہ کی عادت نہیں رکھتے - اور اپنے اندر کمزوریاں رکھتے ہوئے بھی ان کی توجہ اس بات کی طرف مبذول نہیں ہوتی کہ ہمارے اندر کیا کیا کمزوریاں ہیں- جنہیں ہمیں دور کرنا چاہئے اس لئے ایسے دوستوں کی رہنمائی کے لئے ایک مختصر فہرست ذیل میں ان کمزوریوں کی درج کی جاتی ہے- جو آج کل عام طور پر لوگوں میں پائی جاتی ہیں- ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ اپنے نفسوں کا محاسبہ کر کے ان کمزوریوں میں سے جو کمزوریاں ان میں پائی جاتی ہوں- ان میں سے کسی ایک کو چن کر اس کے متعلق اپنے دل میں خداتعالیٰ کے ساتھ پختہ عہد باندھیں کہ وہ اس کے فضل اور توفیق کے ساتھ آئندہ اس کمزوری سے کلی طور پر مجتنب رہیں گے-

کمزوریوں کی فہرست درج ذیل ہے-

1- فرض نماز میں سستی

2- نماز باجماعت میں سستی

3- امام الصلوۃ سے کسی بات پر لڑ کر اس کے پیچھے نماز ترک کر دینا-

4- نماز کے لئے طہارت وغیرہ کے معاملہ میں بے احتیاطی کرنا-

5- سنت نماز کی ادائیگی میں سستی-

6- تہجد کی نماز میں سستی-

7- روزہ رکھنے میں سستی یعنی بغیر واجبی عذر کے یونہی کسی بہانے پر روزہ ترک کر دینا-

8- جو روزے کسی عذر پر چھوڑے جائیں- بعد میں ان کو پورا کرنے یا فدیہ دینے میں سستی

9- صاحب نصاب ہونے کے باوجود زکوۃ ادا کرنے میں سستی-

10- اس بات کی تحقیق اور جستجو کرنے میں سستی کہ آیا میں صاحب نصاب ہوں یا نہیں-

11- جماعت کے مقررہ چندوں کو شرح کے مطابق ادا کرنے میں سستی-

12- جماعت کے چندوں کو باقاعدہ بروقت ادا کرنے میں سستی

13- وصیت کی طاقت رکھنے کے باوجود وصیت کرنے میں سستی

14- یہ جانتے ہوئے کہ میرے مرنے کے بعد وصیت کی ادائیگی میں تنازعہ پیدا ہو سکتا ہے- اپنی زندگی میں وصیت ادا کر دینے یا اس کی ادائیگی کا پختہ انتظام کر دینے میں سستی-

15- باوجود اس بات کی طاقت رکھنے کے وصیت کا اعلیٰ درجہ اختیار کرنے میں سستی-

16- دعوت الی اللہ کا فرض ادا کرنے میں سستی-

17- اپنے اہل و عیال اور ہمسایوں اور دوستوں کی تربیت کی طرف خاطر خواہ توجہ دینے میں سستی-

18- اپنے گھر میں درس قرآن کریم یا درس کتب حضرت مسیح موعود کے جاری کرنے یا جاری رکھنے میں سستی-

19- اپنے بچوں کو نماز کی عادت ڈالنے اور اپنے ساتھ بیت الذکر میں لانے میں سستی-

20- مقامی جماعت کے کاموں میں خاطر خواہ حصہ اور دلچسپی لینے میں سستی-

21- مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خاطر خواہ اطاعت کرنے میں بے پروائی اور بے احتیاطی-

22- باوجود طاقت رکھنے کے مرکز میں بار بار آنے اور خلافت اور مرکز کے فیوض سے مستفیض ہونے میں سستی-

23- باوجود طاقت رکھنے کے الفضل اور دیگر مرکزی اخبارات ورسائل منگوانے میں سستی-

24- فتنہ پردازوں اور منافق طبع لوگوں سے فتنہ اور نفاق کی باتیں سننے کے باوجود ان کے متعلق رپورٹ کرنے کے معاملہ میں سستی اور بے پروائی یا لحاظ داری-

25- رشتہ داری یا دوستی وغیرہ کی وجہ سے سچی شہادت دینے میں تامل کرنا-

26- جھوٹ بولنا-

27- دوسروں پر جھوٹے افترا باندھنا-

28- بیکاری یعنی باوجود اس کے کہ کام کی ہمت اور اہلیت ہو- اس خیال سے کہ فلاں کام ہماری شان کے خلاف ہے- یا اس میں معاوضہ کم ملتا ہے- اپنے مفید اوقات کو بیکاری میں ضائع کر دینا-

29- باوجود فارغ وقت رکھنے کے اور اپنی خدمات کو آنریری طور پر سلسلہ کے لئے پیش کر دینے کے قابل ہونے کے بیکاری میں وقت گزارنا-

30- بدنظری-

31- انسانی قوت کا غلط استعمال-

32- پردے کی حدود کو توڑنا-

33- بدمعاملگی یعنی کسی سے روپیہ لے کر یا کوئی چیز لے کر روپیہ یا چیز کی قیمت وقت پر ادا نہ کرنا- اور کمزور اور جھوٹے عذروں پر ادائیگی کو ٹالتے جانا-

34- بدزبانی یعنی غصہ میں آ کر خلاف تہذیب اور خلاف اخلاق الفاظ استعمال کرنا-

35- حقہ نوشی- یا سگریٹ نوشی-

36- تمباکو کے دیگر ضرر رساں استعمالات یعنی پان میں تمباکو کھانا یا نسوار استعمال کرنا وغیرہ-

37- موجودہ تہذیب سے متاثر ہو کر دینی شعار کے خلاف داڑھی منڈوانا-

38- حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف رشتہ کرنا-

39- مرکز کی اجازت کے بغیر (-) رشتہ لینا-

40- سلسلہ کی تعلیم کے خلاف جنازہ پڑھنا-

41- باوجود حج کی طاقت رکھنے اور دیگر شرائط کے پورا ہونے کے حج میں سستی کرنا-

42- ماں باپ کی خدمت اور فرمانبرداری میں سستی-

43- بیوی کے ساتھ بدسلوکی اور سختی سے پیش آنا یا عورت کی صورت میں خاوند کے ساتھ بدسلوکی اور تمرد

سے پیش آنا - اور خاوند کی خدمت میں سستی کرنا-
44- رشوت لینا-
45- رشوت دینا-
46- فرائض منصبی کے ادا کرنے میں بددیانتی یا سستی کرنا-
47- شراب پینا یا دیگر نشئی اشیاء کا استعمال کرنا-
48- سود لینا یا دینا-

اس زمانہ میں سود کے معاملہ میں بہت غلط فہمیاں پیدا کی جارہی ہیں- اور جھوٹے بہانوں کی آڑ میں ایسے لین دین کو جائز قرار دیا جارہا ہے- جو یقیناً سود کا رنگ رکھتا ہے-

49- یتامیٰ کے مال میں خیانت یا بے جا تصرف کرنا-
50- یتیموں کی پرورش میں سستی یا بے احتیاطی کرنا-
51- نوکروں کے ساتھ ناواجب سختی اور ظلم سے پیش آنا-
52- مقدمہ بازی کی عادت یعنی بات بات پر مقدمہ کھڑا کر دینے کی عادت یا دیگر بہتر ذرائع سے فیصلہ کا رستہ کھلا ہونے کے باوجود مقدمہ کا طریق اختیار کرنا-
53- سستی اور کاہلی یعنی اپنے وقت کی قیمت کو نہ پہچانتے ہوئے اپنے کام میں سستی اور کاہلی کا طریق اختیار کرنا-
54- فضول خرچی یعنی اپنی آمد سے اپنے خرچ کو بڑھا لینا-
55- فضول اور ضرر رساں کھیلوں میں وقت گزارنا یعنی شطرنج تاش وغیرہ-
56- کھانے پینے میں اسراف-
57- اولاد کی ناواجب محبت-
58- بدظنی کی عادت یعنی دوسرے کے ہر فعل کی تہہ میں کسی خراب نیت کی جستجو رکھنا-
59- عزیزوں اور دوستوں کی موت پر ناجائز جزع فزع کرنا-
60- شادیوں کے موقعہ پر اپنی طاقت سے بڑھ کر خرچ کرنا-
61- قرضہ لینے میں ناواجب دلیری سے کام لینا اور چھوٹی چھوٹی ضرورت پر بلکہ غیر حقیقی ضروریات پر قرضہ لے لینا وغیرہ وغیرہ-

یہ چند کمزوریاں جو بغیر کسی خاص ترتیب کے اوپر درج کی گئی ہیں- ان میں سے کوئی ایک یا ایک سے زائد کمزوری مدنظر رکھ کر ان کے متعلق اس رمضان کے مہینہ میں اپنے دل میں عہد کیا جائے کہ آئندہ خواہ کچھ ہو ہر حال میں ان سے کلی اجتناب کیا جائے گا- اور پھر اس عہد پر دوست ایسی پختگی اور ایسے عزم کے ساتھ قائم ہوں کہ خدا کے فضل سے دنیا کی کوئی طاقت انہیں اس عزم سے ہلا نہ سکے-

(الفضل 5 نومبر 1937ء)

> ✿ میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو- ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو- دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو- (حضرت مسیح موعود)

احمدی طلبہ کو قیمتی نصائح

مکرم چودھری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید

> نوٹ: مورخہ یکم ستمبر 2002ء کو جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن میں تدریس کا آغاز ہوا- طلبہ کی اسمبلی کے موقع پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے طلبہ کو جو نصائح کیں وہ افادہ عام کے لئے پیش ہیں-

آج جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن میں پڑھائی کا پہلا دن ہے اور آپ سب کا بھی اس ادارہ میں پہلا دن ہے- پہلے دن کو دنیا میں ہمیشہ بڑی اہمیت دی گئی ہے- خواہ سال کا پہلا دن ہو- زندگی کا پہلا دن ہو- یا کسی اور موقع کی ابتداء ہو- اصل اہمیت ابتداء کی ہے- کہ شروع سے اللہ تعالیٰ خیر و برکت عطا فرمائے' مدد فرمائے' راہنمائی فرمائے اور اپنی رحمت کے سایہ کے نیچے رکھے- سیدھے راستہ پر چلائے- تو پہلا دن دعا کرنے کے لئے بہت اہم موقع ہے- اسی طرح نئے ارادے باندھنے کے لئے بڑا اہم ہے- قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے یہ الفاظ کہلا نا بیان فرمایا گیا ہے-

ترجمہ: اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن مجھے جنم دیا گیا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن میں زندہ کر کے مبعوث کیا جاؤں گا-

اس بارے میں مختلف زبانوں میں ضرب الامثال ہیں مثلاً انگریزی میں کہتے ہیں Well begun is half done کہ ابتداء اچھی ہوگئی تو سمجھو آدھا کام ہوگیا-

فارسی میں کہتے ہیں-

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

کہ اگر معمار پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھ دے تو خواہ آسمان تک دیوار جائے ٹیڑھی ہی جائے گی-

میری دعا ہے کہ آپ پہلی اینٹ سیدھی رکھیں اور آپ کا اس ادارہ میں پہلا دن بھی بابرکت ہو- ہر بعد میں آنے والا دن پہلے دن سے زیادہ بابرکت ہو اور وہ دن بھی بابرکت ہو جب آپ اس ادارہ سے تعلیم مکمل کر کے بطور مربی تعلیم و تربیت کے میدان میں داخل ہوں-

آپ کی اس ادارہ میں داخلہ کی بڑی غرض دینی علم کا حصول ہے- اس علم کے مطابق زندگی گزارنا ہے اور یہاں سے فارغ ہونے کے بعد اس علم سے باقی دنیا کو روشناس کروانا ہے-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصول علم کی بے حد تاکید فرمائی ہے جیسا کہ ارشاد ہے

"علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"

پھر فرمایا:

"پنگھوڑے سے شروع کر کے قبر میں داخل ہونے تک علم حاصل کرو-"

جامعہ کے چند سال تو حصول علم کا ڈھب اور ڈھنگ سکھانے کے لئے ہیں اور بقیہ زندگی میں حصول علم کے لئے ایک بنیاد کا کام دیں گے- ورنہ علم کا حصول تو انشاء اللہ ساری عمر جاری رہے گا-

اتنے لمبے پروگرام کے لئے دعا کی بے حد ضرورت ہے- یہ قرآنی دعا ہمیشہ یاد رکھیں اور ہمیشہ کرتے رہیں کہ "اے میرے رب! مجھے علم میں بڑھا دے-"

پہلے دن کی ابتداء کریں نیک نیت کے ساتھ' نیک ارادوں کے ساتھ' حصول علم کی تمنا کے ساتھ' اساتذہ اور بڑوں کے ادب و احترام اور ان کی اطاعت کے جذبہ کے ساتھ' نیک دوستوں کے انتخاب کے ساتھ' نیک کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کے ارادوں کے ساتھ' اپنی روز بروز اصلاح کرنے کے شوق کے ساتھ-

ہر آدمی کو اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے- عادات کی اصلاح' اخلاق کی اصلاح وغیرہ- آپ نے بہتر انسان بننے کی کوشش کرنا ہے- اچھا احمدی بننے کی کوشش کرنا ہے- بہتر واقف زندگی بننے کی کوشش کرنا ہے- بہتر عالم دین بننے کی کوشش کرنا ہے- یہ سب بہتریاں' عزم اور ارادہ اور نیت کا تقاضا کرتی ہیں- محنت اور جدوجہد کرنے کا تقاضا کرتی ہیں-

جہاں ایک واقف زندگی کو بہت دعا گو ہونا چاہئے- وہاں اس کو سخت محنتی بھی ہونا چاہئے- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک دفعہ ایک اعلان شائع کروایا تھا- جس کا عنوان تھا- "مجھے آپ کی تلاش ہے"- اس اعلان میں آپ نے جس قسم کے نوجوانوں کی سلسلہ کو ضرورت ہے ان کی 9 علامات گنوائی ہیں- ان میں سے دو علامات کا اس وقت ذکر کرنا چاہتا ہوں- جن کا تعلق محنت سے ہے- اپنے مطلب کے نوجوان کو مخاطب کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں-

☆ کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں- اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں-

☆ آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا بلکہ ہر ناکامی کو اپنا قصور سمجھتے ہوں-

آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اس نے محنت ہرگز نہیں کی-

ایک واقف زندگی کو سخت محنت کا عادی ہونا چاہئے اور آج سے آپ ارادہ کر لیں کہ حصول علم کے لئے آپ ہمیشہ سخت محنت کریں گے- حصول علم میں اس بات کو بہت بڑا دخل ہے کہ جو بات آپ پڑھیں یا سنیں وہ اس حد تک آپ کو یاد ہو جائے کہ اس کے بعد آپ اس کو صحت کے ساتھ بیان کر سکیں اور صحت کے ساتھ اسے لکھ سکیں- اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے- تو نہ آپ نے پڑھا ہے' نہ سنا- اگر آپ نے پوری توجہ سے کوئی بات پڑھی ہو یا سنی ہو- تو آپ کو اس کو صحت کے ساتھ تحریر میں لانے کے قابل ہونا چاہئے-

گزشتہ دنوں الفضل میں محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے بارے میں ان کے بیٹے نے ایک مضمون لکھا تھا کہ وہ اپنے بچوں کو ٹی وی دیکھنے کی اجازت تو دیتے تھے- لیکن ساتھ فرماتے تھے- جو پروگرام دیکھو اور سنو' اس کے بعد مجھے لکھ کر دکھاؤ- اسی طرح توجہ سے پڑھنے اور سننے کی عادت بھی پڑ جاتی ہے اور حافظہ بھی ترقی کرتا ہے-

اس مضمون کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے-

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ اور خوشحال رکھے- جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور آگے اسی طرح اسے پہنچایا جس طرح اس نے سنا تھا- کیونکہ بہت سے ایسے لوگ جن کو بات پہنچائی گئی ہے' سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے اور سمجھ سے کام لینے والے ہوتے ہیں-

چونکہ آپ نے ایسی باتیں پڑھنی اور سننی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فرمائیں- اللہ تعالیٰ کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیں- اس لئے آپ پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان کو صحیح طور پر یاد رکھیں- تا آگے دوسرے لوگوں کو یہ باتیں صحت کے ساتھ پہنچا سکیں-

اس موقع پر آپ کے اساتذہ سے بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ وہ بھی سخت محنت کی عادت ڈالیں- سبق تیار کرنے کے لئے بھی اور طالب علموں کی حالت سنوارنے کے لئے- ہر واقف زندگی ایک ہیرا ہے- لیکن اس کو تراشنا اس کی نوک پلک سنوارنا' اس کو پالش کرنا یہ استادوں کا کام ہے اور اس غرض کے لئے اساتذہ کو ان میں سے ہر ایک پر فرداً فرداً محنت کرنا ہو گی- یہ بچے جو آج ہمارے پاس آئے ہیں وہ ایک امانت ہیں- اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مفید وجود بنا کر ان کو یہاں سے رخصت کرنا ہے- انشاء اللہ

> ✿ ربوہ کے ہر گھرانے کو چاہئے کہ اپنے گھر میں کم از کم تین پھلدار پودے ضرور لگائے جن میں ایک کینو ایک امرود اور تیسرا پودا اپنی مرضی کا ہو- (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

"Under the Absolute Amir of Afghanistan"

انگریز انجینئر فرینک مارٹن کی تاریخی کتاب کی تلخیص

بیسویں صدی کے آغاز پر افغانستان کے سیاسی، سماجی اور معاشرتی حالات اور حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی بے مثال قربانی کا تذکرہ

ترجمہ و تلخیص: ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

قسط سوم آخر

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کی قربانی

جس وجہ سے یہ کتاب ہمیشہ اہمیت کی حامل رہے گی وہ یہ ہے کہ اس میں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کی عظیم الشان قربانی کا تفصیل سے ذکر ہے۔ اس وقت فرینک مارٹن کابل میں موجود تھے وہ امیر اور دربار کے دیگر اہم اراکین تک رسائی بھی رکھتے تھے۔ فرینک مارٹن جب جماعت احمدیہ کے عقائد کا ذکر کرتے ہیں تو اس بات کا کوئی شائبہ تک نظر نہیں آتا کہ وہ جماعت سے کوئی ہمدردی رکھتے ہیں بلکہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے جو نشانات قادیان میں دیکھے ان کے متعلق وہ اس رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ یہ مسمریزم کی کوئی صورت ہو گی۔ اس پس منظر میں جب وہ خود حضرت صاحبزادہ صاحب کے لاجواب کرنے والے دلائل یا ان کی معجزانہ ثابت قدمی کا اعتراف کرتے ہیں اور ان کی پیشگوئی کے پورا ہونے کا بھی اقرار کرتے ہیں تو اس بیان کو بہر حال سچا سمجھنا پڑے گا۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کا ذکر "One of the chief and most influential of the mullahs" کے نام سے کیا گیا ہے۔ پھر ہندوستان پہنچ کر حضرت مسیح موعود سے قادیان جا کر ملاقات کی اور حج کا ارادہ موخر کر دیا۔ فرینک مارٹن کا بیان ہے کہ قادیان کے قیام کے دوران ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود صاحبزادہ صاحب کو اندر ایک کمرے میں لے گئے اور پھر دونوں نے عالم کشف میں مقدس مقامات کی زیارت کی اور مختلف مناسک ادا کئے۔ اس کے بعد خود مارٹن ہی یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس سے حضرت صاحبزادہ صاحب کو حضرت مسیح موعود کی صداقت کا اتنا یقین ہو گیا تھا کہ موت بھی ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ پیدا کر سکی۔ اور اس بات کو حضرت صاحبزادہ صاحب نے افغانستان آ کر خود بیان فرمایا تھا۔ مصنف نے صاحبزادہ صاحب کی قربانی کا واقعہ اس طرح بیان کیا ہے کہ جب امیر حبیب اللہ نے صاحبزادہ صاحب کے ایمان لانے کا سنا تو انہیں پیغام بھجوایا کہ وہ وطن واپس آ جائیں اور جونہی وہ ملک میں احمدیت کا پیغام پھیلاتے ہوئے داخل ہوئے انہیں حراست میں لے لیا گیا۔ پھر حضرت صاحبزادہ صاحب کو امیر کے دربار میں لایا گیا لیکن آپ نے امیر کے سوالات کا اس ذہانت سے جواب دیا کہ امیر کو آپ پر ہاتھ ڈالنے کا موقع نہ مل سکا۔ امیر نے اپنے بھائی سردار نصر اللہ کی طرف آپ کو بھجوا دیا۔ مارٹن کے مطابق وہ مذہبی علم میں ایک مولوی سے زیادہ عالم سمجھے جاتے تھے لیکن سردار نصر اللہ خود انہیں سزا نہیں دے سکتے تھے اس لئے انہیں بارہ چوٹی کے علماء کی عدالت میں بھجوا دیا گیا۔ مقدمہ چلا، سوالات کئے گئے لیکن ان علماء کو بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کے عقائد میں ایسی کوئی بات نہ ملی جس پر گرفت کی جا سکتی چنانچہ اس عدالت نے آپ کو بری کر دیا۔ فیصلہ امیر کی طرف بھجوا دیا گیا۔ لیکن امیر اس بات پر مصر تھا کہ صاحبزادہ صاحب کو سزا دی جائے۔ ان ججوں کے پاس یہ معاملہ دوبارہ بھجوایا گیا اور انہیں کہا گیا کہ امیر کا اصرار ہے کہ صاحبزادہ صاحب کے مرتد اور واجب القتل ہونے کا فتویٰ دیں۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ باوجود اس شدید دباؤ کے بارہ میں سے دس علماء نے صاحبزادہ صاحب کے خلاف فیصلہ دینے سے صاف انکار کر دیا۔ صرف دو نے قتل کے فتوے پر دستخط کئے اور وہ بھی مصنف کے مطابق اس لئے کئے گئے کہ ان دو علماء کے سردار نصر اللہ سے قریبی تعلقات تھے اور سردار کے اصرار پر ان دو نے صاحبزادہ صاحب کے خلاف فتویٰ دیا۔ اور پھر امیر حبیب اللہ نے اس فتویٰ کی تصدیق کر دی۔

ان دس علماء کی شرافت قابل تعریف ہے۔ ایک تو عمومی طور پر افغانستان مذہبی رواداری کے معاملے میں اچھی شہرت نہیں رکھتا۔ دوسرے ان ججوں میں سے کوئی بھی صاحبزادہ صاحب کا ہم عقیدہ نہیں تھا۔ تیسرے اس ماحول میں امیر کے دباؤ کا سامنا کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ امیر ان دس علماء کے خلاف کوئی بھی قدم اٹھا سکتا تھا لیکن پھر ان ججوں نے صحیح فیصلے کو بدلنے سے انکار کر دیا۔ یہ صاحبزادہ صاحب کی نیکی اور بزرگی کے رعب کی وجہ سے تھا یا آپ کے دلائل کی مضبوطی کا اثر ہوا تھا۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

حضرت مسیح موعود تذکرۃ الشہادتین میں اس مقدمے کے متعلق فرماتے ہیں کہ ایک کثیر مجمع اس کو سننے کے لئے موجود تھا اور اس کے باوجود مباحثہ تحریری ہوا تھا۔ نہ عوام پر ان کاغذات کا مضمون ظاہر کیا گیا اور نہ امیر نے مباحثے کے کاغذات طلب کئے۔

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 55)

ممکن ہے کہ ان کاغذات کو ظاہر نہ کرنے کا مقصد صرف حقائق کو چھپانا ہو کیونکہ عدالت تو حضرت صاحبزادہ صاحب کے دلائل سن کر آپ کو بری کر چکی تھی۔

مارٹن بیان کرتے ہیں کہ جب سزا سنانے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کو امیر کے سامنے سے سنگسار کرنے کے لئے لیجایا گیا تو آپ نے سب کے سامنے ایک پیشگوئی فرمائی تھی اور وہ پیشگوئی یہ تھی کہ اب اس ملک پر بہت بڑی تباہی آئے گی۔ اور امیر حبیب اللہ اور سردار نصر اللہ بھی خمیازہ بھگتیں گے۔ پھر وہ لکھتے ہیں کہ جس روز آپ کو سنگسار کیا گیا تو اس رات ایک خوفناک آندھی آئی جو اس وقت کے لحاظ سے ایک غیر معمولی بات تھی۔ آدھا گھنٹا چلنے کے بعد یہ آندھی اچانک رک گئی اس پر کابل کے لوگ کہنے لگے کہ یہ آندھی صاحبزادہ صاحب کے رخصت ہونے کیوجہ سے آئی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ آپ کی شہادت کی رات آسمان سرخ ہو گیا تھا۔ (روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 127) معلوم ہوتا ہے کہ یہ آسمان کا سرخ ہو جانا آندھی آنے کی وجہ سے تھا۔

اس کے بعد فرینک مارٹن تحریر کرتے ہیں کہ صاحبزادہ صاحب کو سنگسار کرنے کے بعد کابل میں ہیضے کی خوفناک وبا پھوٹ پڑی۔ اس وقت جو وہاں پر وباؤں کی طرز چل رہی تھی اس کے مطابق یہ امید کی جا رہی تھی کہ اب کم از کم چار برس تک ہیضے کی وبا نہیں آئے گی۔ اس لحاظ سے اس وبا کو غیر معمولی سمجھا گیا۔ جب کابل میں موت کا بازار گرم ہوا کابل کے لوگ خود کہہ رہے تھے کہ یہ بلا صاحبزادہ صاحب کی پیشگوئی کے نتیجے میں نازل ہوئی ہے۔ مصنف واقعات کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ شاہی خاندان کے افراد ہیضے سے بہت ڈرتے تھے اور 1903ء کی وبا میں تو اس پیشگوئی کی ہیبت سے بالکل بدحواس ہو گئے تھے۔ چنانچہ جب موتا موتی کا آغاز ہوا تو امیر حبیب اللہ کو صرف یہ خیال آیا کہ وہ فوراً کابل سے پاغمان بھاگ جائیں۔ لیکن گورنر کابل نے مشورہ دیا کہ اگر آپ اس طرح چلے گئے تو پھر فوجی اور عام لوگ آپ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ ایک طرف تخت تھا اور دوسری طرف ہیضے کے خوف سے جان نکلی جا رہی تھی مجبوراً وہ 'ارک' کے محل میں ٹھہر گئے۔ لیکن مخبوط الحواسی کا یہ عالم تھا کہ اپنے آپ کو دو کمروں میں محدود کر لیا۔ چھ سات چہیتے درباریوں کے علاوہ کوئی ان کمروں میں نہیں جا سکتا تھا اور ان درباریوں کو حکم تھا کہ محل سے باہر نہ نکلنا تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ باہر سے جراثیم لے آئیں۔ جب امیر کابل میں ٹھہر گئے تو مجبوراً سردار نصر اللہ کو بھی ٹھہرنا پڑا۔ جب ان کی چہیتی بیوی ہیضے کا شکار ہو کر مر گئی تو وہ غم اور خوف سے آدھے پاگل ہو گئے اور ان کے بعض قریبی ساتھیوں نے بعد میں مارٹن کو بتایا کہ ان کا زیادہ

وقت مصلے پر گزرتا تھا۔

لیکن بدقسمتی سے انسان جلد بھول جاتا ہے۔ وبا ختم ہوئی اور دلوں کی سختی پھر لوٹ آئی۔ گو اس کتاب میں یہ ذکر تو ختم ہو جاتا ہے لیکن جماعت کے لٹریچر میں یہ تفاصیل محفوظ ہیں کہ اس کے بعد دوسرے احمدیوں کے علاوہ صاحبزادہ صاحب کے اہل خانہ کو بھی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں اور بعض نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے راستے پر چلتے ہوئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ نتیجہ وہی نکلا جو اس ہٹ دھرمی کا نکلتا ہے۔ بالآخر امیر حبیب اللہ قتل ہوئے اور سردار نصر اللہ کو ان کے قتل کے الزام میں قید کر کے ارک کی جیل میں رکھا گیا اسی جیل میں جس میں کبھی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو رکھا گیا تھا اور پھر ایک دن اسی قید میں خاموشی سے ان کی زندگی کا خاتمہ کر دیا گیا جس طرح کبھی حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب کے ساتھ کیا گیا تھا۔

یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ ہیضے کی وبا کا ذکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا تھا۔

''مگر ابھی کیا ہے یہ خون بڑی بے رحمی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ میں نظیر نہیں ملے گی۔ ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا۔ کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بے دردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کر لیا۔ اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے''۔ (روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 74)

ایک نظر ان الفاظ پر اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی پیشگوئی پر ڈالیں اور پھر افغانستان کی اب تک کی تاریخ دیکھیں۔ لگتا ہے کہ یہ تاریخ اس پیشگوئی کی بازگشت ہے۔ اللہ تعالیٰ دلوں کی سختی دور فرمائے اور خیر کی تقدیر ظاہر فرمائے۔

افغان فوج کے حالات

تیرہواں باب افغانستان کی فوج کے بارے میں ہے۔ مصنف نے ایک یورپین کی حیثیت سے جو پہلی بات محسوس کی وہ یہ تھی کہ سوائے شاہی گارڈ کے فوج کی کوئی وردی نہیں۔ جس کا جو پہننے کو جی چاہتا ہے یا جیب اجازت دیتی ہے سو پہن لیتا ہے۔ یہی عالم مارچ کے دوران نظر آتا ہے۔ جس نے جب جی چاہا پاؤں زمین پر مارا اور جس زاویے پر جی چاہا پاؤں زمین پر مارا اور جس زاویے پر دل چاہا بندوق کو تھام لیا۔ فوج کے روایتی نظم و ضبط کا کوئی تصور موجود نہیں۔

اور توپ خانے کا نشانہ کبھی کبھی صحیح بیٹھتا ہے۔ ایسا شاذ ہی ہوتا ہے کہ گولہ نشانے کے پچاس گز کے فاصلے کے اندر گرے۔

جب امیر حبیب اللہ تخت نشین ہوئے تو یہ توقع کی جا رہی تھی کہ فوج کا کم از کم ایک حصہ بغاوت کرے گا۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ امیر نے خوش ہو کر ہر فوجی کو ایک ایک 'تمغہ وفاداری' عنایت کیا جو چاندی کا بنا ہوا تھا۔ جب فاقے پڑ رہے ہوں تو تمغے کا کوئی کیا کرے۔ اکثر فوجیوں نے تمغہ بیچا اور کچھ اناج خرید لیا۔

فوج میں چھٹیوں یا ریٹائرمنٹ کی عمر کا کوئی تصور نہیں۔ کئی فوجی ایسے بھی تھے کہ کئی برس سے اپنے گھر نہیں گئے تھے۔ اور جب کسی ضروری کام سے جانا پڑتا تو اپنا متبادل دینا ضروری ہوتا تھا۔ جو اکثر ایک کم عمر لڑکا ہوتا تھا جو اپنے جتنی بندوق اٹھائے پھرتا تھا۔

مارٹن لکھتے ہیں کہ افغان فوجی ہے بہت سخت جان، مٹھی بھر اناج پر دن بھر کام کر سکتا ہے۔ پہاڑی علاقے پر چلتے ہوئے تھکتا نہیں اور سرد سے سرد رات میں بھی کھلے آسمان کے نیچے فقط ایک کھال لپیٹ کر سو جاتا ہے۔ لیکن ان کے جرنیل جنگی مہارت اور علم سے بالکل کورے ہیں۔

صنعتی حالات

امیر عبدالرحمن انجینئرنگ کے کام سے دلچسپی رکھتے تھے۔ اس لئے انہوں نے کابل میں حکومت کی طرف سے مختلف ورکشاپیں قائم کی تھیں۔ اسی طرح ان کے بعد امیر حبیب اللہ بھی اس کام میں ذاتی دلچسپی لیتے تھے۔ فرینک مارٹن کو ان ورکشاپوں میں اہم کام دیا گیا تھا۔ لیکن کام کرنے والوں کا بنیادی علم اتنا کم تھا کہ اکثر مزاحیہ صورت حال پیدا ہو جاتی تھی۔ مثلاً امیر سمیت تمام عملہ افسران یہ مسئلہ سمجھنے سے قاصر تھے کہ بھاپ کی مطلوبہ مقدار پیدا کرنے کے لئے حرارت کی ایک خاص مقدار بہرحال درکار ہوتی ہے۔ ورکشاپ میں ایندھن کے طور پر لکڑی استعمال ہوتی تھی کیونکہ افغانستان میں کوئلہ نہیں پایا جاتا۔ لکڑی کا خرچ کم کرنے کے لئے ایک بار ان عقلمندوں نے فیصلہ کیا کہ لکڑی کے بڑے بڑے ٹکڑے استعمال کئے جائیں کیونکہ وہ آہستہ آہستہ جلتے ہیں۔ لیکن جب من پسند نتائج حاصل نہیں ہوئے اور تجربہ ناکام ہو گیا تو فوراً یہ شک ہوا کہ یہ ورکشاپ کے ملازموں کی شرارت ہے چنانچہ انہیں سزا کے طور پر بید مارے گئے۔ بہرحال ملازموں کی پٹائی کروانے سے بھاپ نہیں بنتی۔ اس لئے مسئلہ جوں کا توں رہا۔

مارٹن اس خیال کا اظہار کرتے ہیں کہ افغان میکینک ذہین ہے۔ اگر حوصلہ افزائی کی جائے اور بنیادی علم بڑھایا جائے تو بہت بہتر نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔ ان کی تنخواہیں اتنی کم ہیں کہ فاقوں پر ہی گزارا ہو سکتا ہے۔

افغانستان کے کلرک

حکومتی دفاتر کے کلرک 'مرزا' کہلاتے تھے۔ ان کا علم فارسی، ابتدائی عربی اور بنیادی ریاضی تک محدود ہوتا تھا۔ حکومت کا حساب کتاب رکھنا ان کے فرائض میں شامل ہوتا تھا۔ ان کا علم بھی اتنا تھا۔ جمع تفریق تک تو خیریت رہتی تھی لیکن جہاں ضرب تقسیم کا معاملہ ہوتا گڑبڑ ہو جاتی تھی۔ ایک بار مصنف نے دیکھا کہ کئی 'مرزا' اکٹھے بیٹھ کر حساب تیار کر رہے تھے اور اس حساب میں ضربیں دینی پڑتی تھیں۔ ہر مرزا کا جواب دوسرے مرزا سے مختلف آ رہا تھا۔

یہ حضرات کام میں سب سے زیادہ دلچسپی اس وقت لیتے تھے جب ان کے سپرد کسی افسر پر بدعنوانی ثابت کرنے کا کام کیا جائے۔ جس ماحول میں اکثر افراد گنتی سے اور گنتی نہ جانتے ہوں وہاں ان خونخوار کلرکوں کو کون چیک کرے گا۔ مصنف نے یہ بھی دیکھا کہ ایک حساب دان نے اصل زر سے بھی دوگنی رقم کا غبن ثابت کر دیا۔ اس کرشمہ سازی کے طفیل بہت سے افراد کو جیل کی ہوا کھانی پڑی لیکن بالعموم یہ افغان مرزا بھی کسی نہ کسی کی حساب دانی کا شکار ہو کر جیل پہنچ جاتے تھے۔

مذہبی ماحول

کتاب کا ایک باب افغانستان کے مذہبی ماحول کے متعلق ہے۔ اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے کہ اگر مسلمان اپنے مذہب پر عمل کریں تو لازماً ہر مسلمان اچھا انسان بھی بن جائے۔ وہ افغان علماء کے متعلق لکھتے ہیں کہ ان کے ہاتھ میں ہر وقت تسبیح ضرور رہتی ہے۔ وہ خواہ بیٹھے ہوں یا چل رہے ہوں یا محو گفتگو ہوں تسبیح پر دانہ شماری آگے ہی بڑھتی رہتی ہے۔ اگر ایک غیر مسلم ان کے راستے میں آ جائے تو یہ منظر ان کے لئے اتنا مکروہ ہوتا ہے کہ وہ زمین پر تھوک دیتے ہیں۔ امیر عبدالرحمن مولویوں کو زیادہ خاطر میں نہیں لاتے تھے مگر امیر حبیب اللہ نے ان کا اکرام کیا اور انہیں انعامات اور خلعتوں سے نوازا۔

اس وقت افغانستان میں عام انسانوں کی عزت تو ہو یا نہ ہو لیکن پاگلوں کا بڑا احترام کیا جاتا تھا۔ انہیں کوئی روکتا ٹوکتا نہ تھا۔ حتیٰ کہ بعض دفعہ وہ امیر کے دربار میں بھی جا پہنچتے تھے۔

اگر کسی پر مذہبی الزامات کے نتیجے میں مقدمہ چلے تو یہ مقدمہ علماء کی عدالت میں چلایا جاتا تھا۔ لیکن سزائے موت ہونے کی صورت میں امیر کی توثیق درکار ہوتی تھی۔ ملزم کے ہاتھ پشت پر باندھ دیئے جاتے تھے اور ٹانگیں زنجیروں سے جکڑ دی جاتی تھیں۔ پہلا پتھر سب سے بڑا مولوی پھینکتا تھا۔ پھر اس پر ہر طرف سے پتھر برسائے جاتے تھے۔ وہ بیچارا جب بھاگتا ہوا سیاہ سنگ نامی مقام پر آتا تھا تو اس پر بڑے پتھر برسا کر اسے گرا دیا جاتا تھا۔ پھر وہ پتھروں کے ڈھیر کے نیچے دم توڑ دیتا تھا۔

اگر کسی کو قتل کے جرم کی وجہ سے سزائے موت ہو تو مقتول کے ورثاء کو اختیار ہوتا تھا کہ اسے مار دیں یا پھر دیت لے کر چھوڑ دیں۔ اس کام کے لئے باقاعدہ بھاؤ تاؤ بھی ہوتا تھا۔ ایسا بھی ہوتا تھا کہ سزا پانے والا بندہ کر قتل ہونے کے لئے تیار کھڑا ہے اور اس کے اردگرد مقتول کے ورثاء بحث مباحثہ کر رہے ہیں کہ اس کو ماریں یا رقم لے کر چھوڑ دیں۔ ایسی حالت میں اس کے جذبات کا اندازہ لگانا زیادہ مشکل نہیں۔

سیاسی حالات

کتاب کے سترہویں باب میں افغانستان کے سیاسی حالات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ امیر کے لئے سب سے کارگر سیاسی چال یہی ہوتی ہے کہ جس سے خطرہ ہو اسے چپکے سے قتل کرا دیا جائے۔ بسا اوقات ایسا ہوا کہ ایسے شخص کو اس پیغام کے ساتھ دربار میں طلب کیا گیا کہ فوری طور پر ملو اور پھر وہ راستے میں غائب ہو گیا۔ امیر عبدالرحمن نے ایک ایک کر کے ایسے تمام افراد کو ٹھکانے لگا دیا تھا جو ان کے لئے یا ان کے ولی عہد کے لئے خطرہ بن سکتے تھے۔ صرف کمانڈر انچیف غلام حیدر ہی بچ گئے تھے۔ امیر عبدالرحمن نے کئی بار انہیں سرحدی علاقے سے کابل بلوایا کہ آ کر ملاقات تو کر جاؤ لیکن وہ بھی ایک گھاگ شخصیت تھے بھانپ گئے کہ یہ آخری ملاقات کا انتظام ہو رہا ہے۔ کبھی ایک بہانہ بنایا کبھی دوسرا۔ آخر کار وہ کسی بیماری کا شکار ہو گئے۔ لوگوں نے البتہ یہ بات ضرور محسوس کی کہ جو معالج ان کی آخری بیماری میں ان کا علاج کر رہا تھا اسے کابل بلا کر ترقی بھی دی گئی اور انعام سے بھی نوازا گیا۔

فرینک مارٹن نے اس دور میں افغانستان کے جو حالات قلمبند کئے ان کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اس ماحول سے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب اور آپ کے ساتھیوں جیسے سعید اور بابرکت وجودوں کا نکل آنا اپنی ذات میں ایک کرامت ہے۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ فرینک مارٹن نے منفی پہلوؤں کو بہت زیادہ جگہ دی ہے۔ اکا دکا مقامات کو چھوڑ کر وہ اس معاشرے کی کمزوریاں اور برائیاں ہی بیان کرتے چلے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ خود بیان کرتے ہیں کہ افغانستان میں ان کی زندگی انتہائی تنہا زندگی تھی۔ کام کے علاوہ کوئی دلچسپی انہیں نظر نہیں آتی تھی۔

دوسری جنگ عظیم جب شروع ہوئی تو ایک جرمن شخص ہندوستان میں موجود تھا۔ پکڑے جانے کے خوف سے تبت کی طرف نکل بھاگا اور سات سال تبت میں ہی پھنسا رہا۔ اس وقت تبت آزاد تھا۔ تبت کا ماحول اس وقت ایک بند ماحول تھا۔ عموماً باہر کے کسی شخص کو تو داخل ہونے کی اجازت ہی نہیں دی جاتی تھی۔ معاشرہ بالکل مختلف اور پسماندہ تھا۔ لیکن اس جرمن نے وہاں بھی اپنا دل لگانے کے سامان پیدا کر لئے اور واپسی پر ایک کتاب Seven Years in Tibet لکھی۔ اس کتاب میں ایک ایڈونچر اور رومانوی انداز نظر آتا ہے۔ اور جب عرصہ بعد اسے واپس تبت جانے کا موقع ملا تو وہ پھر گیا اور اس پر بھی کتاب لکھی۔ اس کے برعکس مارٹن کی کتاب میں زیادہ تر کڑی تنقید نظر آتی ہے۔ اس میں افغان معاشرے کا بھی قصور ہوگا اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ مارٹن نے غلط بیانی کی ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ انہوں نے ایک طرف کے پہلوؤں کو ہی زیادہ اجاگر کر کے پیش کیا ہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم حافظ عبدالاعلیٰ طاہر صاحب نائب وکیل امال اول تحریک جدید لکھتے ہیں۔ خداتعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 31۔اکتوبر 2002ء کو خاکسار کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیٹے کا نام دانیال احمد طاہر عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالعزیز صاحب آف پھیرو چیچی ضلع میرپور خاص کا پوتا اور مکرم حاجی مطیع الرحمان صاحب نواب شاہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، باعمر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری عبدالستار صاحب سابق انچارج پہریداران دفتر خزانہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی صحت بدستور علیل چلی آ رہی ہے، میری بیوی بغرض علاج بیلجیئم میں مقیم ہے صحت بفضلہ تعالیٰ بہتری کی طرف مائل ہے احباب ہم دونوں کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کریں۔

مکرم مظہر احمد چیمہ صاحب کارکن روزنامہ الفضل لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بیٹی سبیکہ مظہر عمر 10 ماہ بوجہ نمونیہ بخار علیل ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب سے اس کی کامل وعاجل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم نعیم الدین ناصر صاحب مربی سلسلہ ناصر آباد غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد محترم مرزا مجید احمد صاحب ابن مکرم حکیم فیروز دین صاحب مرحوم سیکرٹری مال ناصر آباد غربی (ریٹائرڈ اکاؤنٹ آفیسر پی آئی اے) بعمر 66 سال ہارٹ اٹیک کے باعث مورخہ 6۔ اکتوبر 2002ء کو وفات پا گئے۔ اسی روز بیت المبارک میں بعد نماز عشاء نماز جنازہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم بہت نیک اور مخلص احمدی تھے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری محمد حیات صاحب مرحوم آف اوراحمہ حال دارالعلوم وسطی ربوہ مورخہ یکم نومبر 2002ء بروز جمعۃ المبارک ایک بجے دوپہر بعمر 76 سال وفات پا گئیں۔ آپ بفضل خدا موصیہ تھیں۔ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں اگلے روز آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ و صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ مرحومہ محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ نے اپنی یادگار میں ایک بیٹا مکرم چوہدری محمد یار ارشد صاحب مقیم جرمنی اور دو بیٹیاں محترمہ زاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم میاں محمد انور صاحب حال جرمنی اور محترمہ شاہدہ نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم جاوید اقبال صاحب انگاہ مربی سلسلہ لائبیریا چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے بلند درجات عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم شائق احمد چغتائی صاحب بابت ترکہ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ)

مکرم شائق احمد چغتائی صاحب ابن مکرم محمد احمد صاحب چغتائی ساکن مکان نمبر 3/A عثمان سٹریٹ نمبر 9 رحمان پورہ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ نمبر 32/28 رقبہ دس مرلہ ان کے نام بطور مقاطعہ زیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ میرے بھائی مکرم محمود احمد چغتائی صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم طاہر احمد چغتائی صاحب (بیٹا)
(2) مکرم نبیق احمد چغتائی صاحب (بیٹا)
(3) مکرم فاروق احمد چغتائی صاحب (بیٹا)
(4) مکرم شائق احمد چغتائی صاحب (بیٹا)
(5) مکرم ریاض احمد چغتائی صاحب (بیٹا)
(6) محترمہ دردانہ عزیز صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرم محمود احمد چغتائی صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ترکی میں انتخابات ترکی کے عام انتخابات میں اسلام پسندوں کی بھاری اکثریت نے کامیابی حاصل کر لی ہے۔ جسٹس اینڈ ڈویلپمنٹ پارٹی نے 34 فیصد سے زائد ووٹ حاصل کئے جبکہ حکمران جماعت 19 فیصد ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکی۔ 550 کے ایوان میں جسٹس پارٹی کو 363۔ اتاترک کی جماعت کو 178 سیٹیں ملیں۔ 16 جماعتیں مطلوبہ 10 فیصد ووٹ نہ ملنے پر پارلیمنٹ سے آؤٹ ہو گئیں۔

ایران کا خیر مقدم ایران نے ترکی میں اسلام پسندوں کی جیت کا خیر مقدم کیا ہے۔ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے بھی ترکی کی اسلام پسند پارٹی کے سربراہ کو انتخابی فتح پر مبارکباد دی ہے۔

جارحیت کا مقابلہ ایران کے صدر ڈاکٹر محمد خاتمی نے کہا ہے کہ ایرانی قوم ہر قسم کی جارحیت اور توہین کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ ایرانی صدر نے فضائیہ کے افسروں اور جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایرانی قوم اسلام اور امام خمینی سے حاصل کئے گئے درس کے ذریعہ ہر قسم کی جارحیت کا مقابلہ کر سکتی ہے۔

کویت میں امریکی اڈے عراق پر ممکنہ حملہ کے لئے کویت نے امریکی افواج کے لئے نئے عارضی اڈے تعمیر کر دیئے ہیں۔ یہ نئے اڈے بھاری ساز و سامان اور سپاہیوں کی رہائش کے لئے عراقی سرحد کے قریب شمال میں تعمیر کئے گئے ہیں۔ اڈے اور چھاؤنیاں امریکی افواج کی صوابدید پر ہوں گی۔

الجزیرہ ٹیلی ویژن بند کویت نے الجزیرہ ٹیلی ویژن کی نشریات کو بند کرنے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی رپورٹنگ جانبدارانہ ہے۔

دنیا حالت جنگ میں ہے ملائیشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ دہشت گرد حملوں کے خوف سے دنیا حالت جنگ میں ہے۔ حفاظتی انتظامات سخت کرنے کی بجائے ہمیں دہشت گردی کی اصل وجہ کو دور کرنا ہو گا۔

نئی قرارداد کی ضرورت نہیں عراق کے نائب وزیراعظم طارق عزیز نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل کو کسی نئی قرارداد کی ضرورت نہیں کیونکہ اس سے پہلے کی قرار دادیں ہی کافی ہیں۔

امریکی قرارداد کی مخالفت حکومت شام نے کہا ہے کہ عراق کے خلاف امریکہ کی نئی قرارداد کے خلاف ووٹ دیں گے۔ عراق پر حملے کے لئے امریکہ کا کوئی بھی بہانہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

ایٹمی پروگرام شمالی کوریا نے کہا ہے کہ امریکہ دباؤ ڈال کر ایٹمی پروگرام کی ترقی روکنا چاہتا ہے۔

دہشت گردی کے خلاف مشترکہ جنگ

آسیان لیڈروں نے دہشت گردی کے خلاف مشترکہ جنگ پر اتفاق کیا ہے۔ کمبوڈیا میں آسیان ممالک کے سربراہ اجلاس میں ایک مخصوص مذہب اور گروہ کو نشانہ بنانے پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔

اسرائیلی فوج کے جنگی جرائم ۔ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ اسرائیلی فوج فلسطینی علاقوں میں جنگی جرائم کا ارتکاب کر رہی ہے۔ تازہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جنین میں 50 اور نابلوس میں 80 افراد جاں بحق ہوئے۔ بیشتر عام شہری تھے۔ فوج نے قیدیوں کو تشدد نہ بنایا۔

یمن میں کار بم دھماکہ ۔یمن میں ایک کار بم دھماکہ کے نتیجہ میں القاعدہ کے ایک اہم رکن سمیت 6 افراد ہلاک ہو گئے۔ ایک کے سوا کسی کی شناخت نہیں ہو سکی۔

امریکی اڈوں پر حملہ جنوبی اور مشرقی افغانستان میں امریکی فوج کے اڈوں پر نامعلوم افراد راکٹوں سے حملہ کر کے فرار ہو گئے۔

شاپنگ پلازہ میں مقابلہ بھارتی پولیس نے نئی دہلی کے پرہجوم شاپنگ پلازہ میں دو مسلح افراد کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ یہ افراد پلازہ کے تہہ خانوں میں گھس کر کارروائی کرنا چاہتے تھے۔ بھارتی پولیس نے دعویٰ کیا ہے ان دہشت گردوں کا تعلق لشکر طیبہ سے ہے۔ بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ دہلی میں دہشت گردوں کے حملے کے بعد حفاظتی اقدامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ بھارتی نائب وزیراعظم نے کہا کہ نئی دہلی میں مارنے جانے والوں میں سے ایک کا تعلق گوجرانوالہ اور دوسرا قصور کا رہائشی ہے۔

دفتر خارجہ کی تردید پاکستان دفتر خارجہ کا ترجمان نے ایڈوانی کے الزام کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا بیان پاکستان کے خلاف بغض اور کینے کا عکاس ہے۔

13 ملین ڈالر مختص امریکی وزارت خارجہ کے بجٹ 2003ء میں پاکستانی ایجنسی ایف آئی اے اور دیگر اداروں کی تربیت کے لئے 13 ملین ڈالر مختص کر دیئے ہیں۔ امریکی سفیر برائے انسداد دہشت گردی نے کہا کہ پاک بھارت مذاکرات کے لئے تشدد کا خاتمہ ضروری ہے۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	6-نومبر	زوال آفتاب :	11-52
بدھ	6-نومبر	غروب آفتاب :	5-09
جمعرات	7-نومبر	طلوع فجر :	5-04
جمعرات	7-نومبر	طلوع آفتاب :	6-27

چیف الیکشن کمشنر کی معذرت چیف الیکشن کمشنر چیف جسٹس (ر) ارشاد حسن خان نے نومنتخب قومی اسمبلی کے افتتاحی اجلاس کی صدارت کرنے سے معذرت کرتے ہوئے ایک خط کے ذریعے صدر مملکت جنرل مشرف سے استدعا کی ہے کہ وہ اس منصب کے لئے کسی دوسری موزوں شخصیت کو نامزد کر دیں۔ اپنے خط میں انہوں نے لکھا کہ پاکستان ٹیلی ویژن کی خبر کے ذریعے انہیں علم ہوا ہے کہ وہ قومی اسمبلی کے اولین اجلاس کی صدارت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس اقدام کے ذریعے صدر مملکت نے مجھ پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے اس کیلئے میں انتہائی ممنون ہوں اور یہ امر میرے لئے باعث اعزاز ہے۔ لیکن دوسری جانب معاملہ یہ ہے کہ جب بھی صورت حال کا تقاضا ہوا تو سپیکر قومی اسمبلی اور چیئرمین سینٹ کی جانب سے ارکان پارلیمنٹ کی اہلیت یا نااہلیت کے امور میرے پاس بھجوائے جائیں گے ان حالات میں بہتر یہی ہے کہ قومی اسمبلی کے اولین اجلاس کی صدارت کے لئے کسی دوسری موزوں شخصیت کو نامزد کیا جائے۔

احتساب جاری رہے گا قومی احتساب بیورو (نیب) کے چیئرمین نے کہا ہے کہ نئے الیکشن کے بعد حکومت کوئی بھی آئے احتساب کا عمل جاری رہے گا۔ اور 1999ء سے قبل کی کرپشن کی صورتحال واپس نہیں آسکے گی۔ وہ لاہور ایوان صنعت وتجارت میں مینجمنٹ ایسوسی ایشن آف پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ایک سیمینار سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ نئی قومی اینٹی کرپشن حکمت عملی بھی تیار کر لی گئی ہے۔ اس پر عملدرآمد کے بعد ملک میں کرپشن مزید کم ہو جائے گی۔

سستی بجلی کی فراہمی کیلئے دباؤ چیف جسٹس (ر) نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ عوام کو سستی بجلی کی فراہمی کیلئے اور بیرونی کمپنیوں سے جان چھڑانے کیلئے نومنتخب اسمبلیوں پر عوامی دباؤ ڈالا جائے گا تاکہ پارلیمنٹ بجلی کی نجی پاور کمپنیوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے قانون سازی کرے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پریس انسٹی ٹیوٹ آف پاکستان میں بجلی کی ترسیل اور عوامی شکایات کے موضوع پر منعقدہ تقریب سے کیا۔

تلوار سے زیادہ علم کے فروغ کی ضرورت ہے پنجاب کے گورنر نے کہا ہے کہ اس وقت ہم تاریخی موڑ پر کھڑے ہیں جہاں اسلام کی مخالف قوتیں ہمارے خلاف صف آراء ہیں جن کا مقابلہ کرنے کیلئے بظاہر دو راستے ہیں ان میں ایک جہاد اور دوسرا علم کی ترقی کا۔ انہوں نے کہا میرے خیال میں ایسے خطرات کا مقابلہ کرنے کیلئے تلوار سے زیادہ علم کے فروغ کی ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے الحمراء میں محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام استقبال رمضان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

بے گناہ پاکستانیوں کی رہائی کی ہر ممکن کوشش وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ کیوبا میں ایف بی آئی کے زیر حراست رکھے جانے والے بے گناہ پاکستانیوں کی رہائی کیلئے حکومت ہر ممکن کوشش کرے گی۔ ابھی تک صرف ایک پاکستانی کو رہا کیا گیا ہے تاہم 40 مزید زیر حراست پاکستانیوں کو آزاد کروالیا جائے گا۔ ڈاکٹر عامر عزیز کو امریکہ کے حوالے کئے جانے کا فیصلہ پاکستانی ایجنسی کی تفتیش مکمل کئے جانے کے بعد کیا جائے گا۔

لیگل فریم آرڈر کے خلاف سماعت لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس محمد سعید اختر کے روبرو صدر مشرف کے لیگل فریم آرڈر کے خلاف پاکستان لائرز فورم کی رٹ درخواست کی سماعت کے دوران وفاقی حکومت کی جانب سے ڈپٹی اٹارنی جنرل شیر زمان نے اپنے دلائل پیش کئے۔ انہوں نے موقف اختیار کیا کہ لیگل فریم ورک آرڈر سمیت حکومت کی جانب سے کئے گئے تمام فیصلوں اور اقدامات کو آئینی تحفظ حاصل ہے۔ اس لئے فاضل عدالت لیگل فریم ورک آرڈر کے خلاف کسی کیس کی سماعت نہیں کر سکتی۔ انہوں نے موقف اختیار کیا کہ اس کے ذریعے نہ آئین کا بنیادی ڈھانچہ تبدیل کیا گیا ہے اور نہ ہی آئینی حدود سے تجاوز کیا گیا ہے۔

یہ فیصلے کسی ایک شخص کے نہیں گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق حکومت نے الیکشن کرائے۔ اس کے تحت سیاسی جماعتوں کو انتقال اقتدار ہوگا۔ اس کے تحت حکومت تمام کام کر رہی ہے۔ یہ فیصلے کسی ایک شخصیت کے نہیں بلکہ سپریم کورٹ کے فیصلوں کے مطابق کام ہو رہا ہے۔

حکومت سازی کیلئے دلچسپ اور پیچیدہ کھیل قومی اسمبلی میں حکومت سازی اور وزیر اعظم کے انتخاب میں اعداد و شمار کا کھیل دلچسپ بھی ہے اور پیچیدہ بھی۔ اگر موجودہ صورتحال برقرار رہتی ہے تو ہر ووٹ فیصلہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔ ضمنی انتخابات کے نتائج آنے والے دنوں میں سیاسی منظر نامے کو یکسر تبدیل کر سکتے ہیں اور چند ووٹوں کی اکثریت سے برسر اقتدار آنے والی حکومت اپنی اکثریت کھو سکتی ہے۔ ان حالات میں وزیر اعظم کے انتخاب کا طریق کار سب سے اہم ہوگا۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ 342 کے ہاؤس میں 340 نشستوں پر انتخاب مکمل ہو گیا ہے۔ دو سیٹوں پر ضمنی الیکشن ہوگا۔ اس کے علاوہ دو دو نشستوں سے انتخاب جیتنے والے ارکان ایک ایک نشست چھوڑیں گے اس طرح سات نشستوں سمیت کل 9 نشستوں پر ضمنی الیکشن ہوگا۔

نمائندہ الفضل ربوہ

ادارہ الفضل نے مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب کو مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ربوہ میں اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔

(i) اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔

(ii) الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایاجات وصول کرنا۔

(iii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

بازیافتہ چابیاں

چابیوں کا ایک گچھا کالج روڈ سے ملا ہے۔ جس کا ہو وہ دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ سے رابطہ کر کے حاصل کرے۔

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61